محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ اِذَا رَقَدْتُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُہٗ (صحیح بخاری۔ کتاب الاشربۃ، باب تغطیۃ الانار)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رات کو سونے لگو تو دیا بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو۔ (حدیث کے راوی کہتے ہیں) شاید آنحضرت نے یہ بھی فرمایا کہ اگرچہ برتن کے اوپر کوئی لکڑی ہی رکھ دیا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہر قسم کی ہدایات سے نوازا ہے۔ آپ نے جہاں نماز روزے کی پابندی اور حج و زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے، وہاں رہنے سہنے، کھانے پینے اور لوگوں سے میل جول کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم رات کو سونے لگو تو تمہیں کن امور کی پابندی کرنا اور کن باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ اس ضمن میں آپ نے چار باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

پہلی بات آپ نے یہ فرمائی کہ سونے کے لیے بستر پر لیٹنے لگو تو دیا بجھا دیا کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں حکمت یہ پنہاں ہے کہ اگر دیا نہ بجھایا جائے تو ممکن ہے آندھی آجائے اور دیا نیچے گر جائے یا چوہا یا کوئی اور شے دیا نیچے گرا دے اور پھر آگ لگ جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ دیا نہ بجھانے کی بے احتیاطی بہت سے نقصانات کا باعث بن جاتی ہے اور ہنستا بستا گھر برباد ہو جاتا ہے۔

دوسرا ارشاد آنحضرت نے یہ فرمایا کہ سوتے وقت گھر کے دروازے بند کر دیا کرو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چور اور غلط کردار لوگ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ گھر کے افراد سو جائیں تو انہیں چوری کا موقع ملے عام طور پر

رات کو یا دوپہر کے وقت چوری کی وارداتیں کی جاتی ہیں، جب لوگ گہری نیند سو جاتے ہیں۔ اس لیے حضور نے فرمایا کہ اپنی اور اپنے گھر کی حفاظت بہرحال ضروری ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ سوتے وقت گھر کے تمام دروازے اچھی طرح بند کر لیے جائیں، تالے لگا لیے جائیں اور حفاظت کی جو صورتیں ممکن ہیں، ان پر عمل کیا جائے۔

تیسرا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیا کہ مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو۔

پہلے زمانے میں عام طور پر لوگ مشکیزوں میں پانی بھر لیتے تھے۔ کچھ عرصہ پیشتر جب پانی کی یہ فراوانی نہ تھی جو موجودہ دور میں ہے، دیہات کے لوگ کھیتوں میں جاتے وقت اور سفر کے دوران پانی کے چھوٹے چھوٹے مشکیزے بھر کر ساتھ لے جاتے تھے۔ عرب میں تو پانی کی انتہائی قلت تھی۔ کہیں کہیں پانی نظر آتا تھا۔ اب بھی بہت سے علاقوں میں یہی حالت ہے، اس لیے ہر گھر میں مشکیزے رکھے ہوئے تھے اور لوگ انھیں پانی سے بھر لیتے تھے۔ سفر میں ہوتے یا حضر میں مشکیزے ضرور رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی سے بے پروا ہو کر نہیں سونا چاہیے، جہاں تک ہو سکے پانی کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اس کی ایک شکل یہ ہے کہ مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، کھلے نہ رکھا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم سو جاؤ اور کوئی چیز مشکیزے میں گھس جائے یا اسے اس طرح ہلا دے کہ پانی مشکیزے سے نکل جائے اور ضائع ہو جائے۔ پانی مشکیزے میں ہو، گھڑے میں ہو یا کسی اور برتن میں، بہرحال اس کا منہ بند رکھنا چاہیے تاکہ کوئی چیز اس میں گرنے نہ پائے۔

چوتھی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ رات کے وقت کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے۔

بعض موسموں میں رات کے وقت کئی قسم کے کیڑے مکوڑے باہر نکل آتے ہیں اور برتنوں میں گھس جاتے ہیں۔ سانپ بچھو اور دوسرے زہریلے جانور بھی بعض اوقات برتنوں میں چلے جاتے ہیں۔ ان سے بچاؤ ضروری ہے، اس لیے حضور نے حکم دیا کہ جن برتنوں میں کھانے پینے کی چیزیں ڈالی جاتی ہیں، ان کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے (اگرچہ ان میں کھانے پینے کی کوئی شے ہو یا نہ ہو) حدیث کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو آنحضرتؐ کے جلیل القدر صحابی ہیں، فرماتے ہیں کہ شاید آنحضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کھانے پینے کے برتن ڈھانپ دیا کرو، اگرچہ ان پر کوئی لکڑی ہی رکھ دی جائے، (جو ان پر پوری آسکے)۔ مطلب یہ کہ یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ کوئی اچھا سا ڈھکنا ہو تو ان پر ڈالا جائے، معمولی چیز نہ ڈالی جائے۔ بے شک کوئی چیز ہو برتن پر رکھ دینی چاہیے تاکہ اس میں کیڑا مکوڑا نہ داخل ہو سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اپنے موضوع میں نہایت اہم ہے اور اس میں آپؐ نے جو چار باتیں بیان فرمائی ہیں ان پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔